بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اسلامی نظریہ

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ایک نو مسلم کا سوال ہے کہ مجھے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں کیا عقیدہ رکھنا چاہیے؟

جواب

مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ، جلیل القدر اور اولوالعزم پیغمبر ہیں، اللہ کے بندے ہیں، اللہ کے بیٹے نہیں اور نہ ہی اللہ کے شریک۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام بغیر والد کے حضرت سیدتنا مریم بتول رضی اللہ عنہا کے بطنِ اطہر سے خدا کی قدرت سے پیدا ہوئے، جیسے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے۔

حضرت سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق مسلمانوں کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابھی تک وفات نہیں فرمائی اور نہ ہی آپ شہید کیے گئے بلکہ آپ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ آسمان پر تشریف لے گئے اور قیامت کے قریب دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور یہ آنا، سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب کے طور پر ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق احکام نافذ فرمائیں گے۔

حضرت سیدنا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ پاک کے بندے اور اس کے برگزیدہ نبی ہیں، چنانچہ قرآن پاک میں حضرت عیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا قول ذکر کیا گیا ہے: ﴿قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا (30) وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا (31)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: بچے (عیسیٰ) نے فرمایا: بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے اور اس نے مجھے مبارک بنایا ہے خواہ میں کہیں بھی ہوں اور اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید فرمائی ہے جب تک میں زندہ رہوں۔ **(پارہ 16، سورۃ مریم: 30-31)**

اس آیت مبارکہ کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: ”حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں سے بات کرنا شروع کی اور فرمایا: میں اللہ عزوجل کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اگرچہ کلام کر کے اپنی والدہ ماجدہ سے تہمت کو دور کرنا تھا مگر آپ نے پہلے خود کو اللہ عزوجل کا بندہ قرار دیا تاکہ کوئی اُنہیں خدا اور خدا کا بیٹا نہ کہے کیونکہ آپ کی نسبت یہ تہمت لگائی جانے والی تھی اور یہ تہمت اللہ تعالیٰ پر لگتی تھی، اس لیے منصبِ رسالت کا تقاضا یہی تھا کہ والدہ کی برأت بیان کرنے سے پہلے اس تہمت کو رفع فرمادیں جو اللہ تعالیٰ کے جنابِ پاک میں لگائی جائے گی اور اسی سے وہ تہمت بھی اٹھ گئی جو والدہ پر لگائی جاتی کیونکہ اللہ تعالیٰ اس مرتبۂ عظیمہ کے ساتھ جس بندے کو نوازتا ہے، بِالیقین اس کی ولادت اور اس کی فطرت

نہایت پاک وطاہر بناتا ہے۔" **(تفسیر صراط الجنان، جلد06، صفحہ 93،92، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

حضرت سیدنا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو نہ تو قتل کیا گیا اور نہ سولی دی گئی بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ سلامت آسمان پر اٹھالیا، چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا (157) بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا﴾ ترجمہ کنز العرفان: "انہوں نے نہ تو اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی دی بلکہ ان (یہودیوں) کے لیے (عیسیٰ سے) ملتا جلتا (ایک آدمی) بنا دیا گیا اور بیشک یہ (یہودی) جو اس عیسیٰ کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اس کی طرف سے شبہ میں پڑے ہوئے ہیں (حقیقت یہ ہے کہ) سوائے گمان کی پیروی کے ان کو اس کی کچھ بھی خبر نہیں اور بیشک انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا، بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا تھا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔" **(پارہ 06، سورۃ النساء: 157-158)**

تفسیر صراط الجنان میں ہے: "یہودیوں نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو قتل کر دیا ہے اور عیسائیوں نے اس کی تصدیق کی تھی، اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی تکذیب فرما دی۔ کیونکہ واقعہ یوں ہوا کہ جو منافق شخص یہودیوں کو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا پتہ دینے کے لیے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے گھر میں داخل ہوا وہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا ہم شکل ہو گیا اور آپ علیہ الصلوۃ والسلام آسمان پر تشریف لے گئے۔ یہودیوں نے اسی منافق کو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے دھوکے میں سولی دے دی لیکن پھر خود بھی حیران تھے کہ ہمارا آدمی کہاں گیا نیز اس کا چہرہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام جیسا تھا اور ہاتھ پاؤں مختلف۔" **(تفسیر صراط الجنان، جلد2، صفحہ 352، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

صحیح بخاری شریف کی روایت ہے: "عن نافع، مولى أبي قتادة الأنصاري، أن أبا هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: كيف أنتم إذا نزل ابن مريم فيكم، وإمامكم منكم" ترجمہ: نافع، جو حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم (حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام) تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا؟ (صحیح البخاری، جلد04، صفحہ 168، رقم الحدیث: 3449، دار طوق النجاۃ)

اس حدیث پاک کی تشریح کے متعلق "اکمال المعلم بفوائد مسلم" میں ہے: "أن عيسى ليس يأتي لأهل الأرض رسولاً ولا نبياً مبعوثاً، ولا بشريعة جديدة؛ لأن محمداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خاتم النبيين، وشريعته ناسخة لجميع الشرائع راسخة إلى يوم القيامة، وإنما يحكم عيسى بها" ترجمہ: حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زمین والوں کی طرف نہ کسی نئی رسالت کے ساتھ آئیں گے، نہ کسی نئی نبوت کے ساتھ، اور نہ ہی کوئی نئی شریعت لے کر آئیں گے، کیونکہ حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں، اور آپ کی شریعت تمام پچھلی شریعتوں کو منسوخ کرنے والی اور قیامت تک باقی رہنے والی ہے۔ چنانچہ حضرت

عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی شریعت محمدیہ (علی صاحبھا الصلوۃ والسلام) کے مطابق فیصلہ کریں گے۔ **(اکمال المعلم بفوائد مسلم، جلد 01، صفحہ 437، مطبوعہ مصر)**

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء: 27 جمادی الثانی 1447ھ/19 دسمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net